



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(کیا حمل کی حالت میں طلاق واقع ہو جاتی ہے؟ (سائل: عبد الباقیل اکبری منڈی لاہور

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

: بلاشبہ حمل کی حالت میں حاملہ عورت کو طلاق پڑ جاتی ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے

وَأُولَٰئِ الْأَخْصَالُ إِذَا تَلَمَّسْنَ أَنْ يَصْنَعْنَ حَمْلًا... الطلاق

،، حمل والیوں کی عدت وضع حمل تک ہے۔"

اور عدت طلاق کے بعد والی مدت انتظار کو کہا جاتا ہے۔ یعنی عدت طلاق کا نتیجہ ہے اگر حاملہ عورت طلاق کا محل نہ ہوتی تو اس کی عدت بیان کرنا ایک عبث چیز ہوتی جب کہ قرآن عبث کام سے پاک اور مبرا ہے، پس ثابت ہوا کہ حاملہ پر طلاق پڑ جاتی ہے۔

ہذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج 1 ص 837

محدث فتویٰ